96347-اصول شاشی اوراس کی شرحیں اور "الحکمیات "کا معنی

سوال

اصول شاشی میں "مشترک اور مؤول "کی بحث میں ایک کلمہ "الحکمیات " ہے اس کا معنی کیا ہے، برائے مہربانی اگراس کتاب کی کوئی شروحات ہوں تواس کا بھی بتائیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اصول شاشی احناف کی مشہورکتابوں میں شامل ہوتی ہے اوراس کے مؤلف "ابوعلی الشاشی احمد بن محمد بن اسحاق نظام الدین الفقیہ حنفی متوفی (344)ھ ہیں.

یہ ابوالحسن کرخی کے شاگردہیں، ان کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں : ابوعلی سے زیادہ حافظ ہمارے پاس کوئی نہیں آیا، شاشی بغداد میں رہے اوروہیں تعلیم حاصل کی.

کتاب اصول شاشی کانپورانڈیامیں مطبعہ مجیدی سے 1388 ہجری میں چھپی اور دارالکتاب العربی بیروت سے (1402) ہجری میں چھپی اس کے حاشیہ پر عمدۃ الحواشی شرح اصول شاشی تالیف محمد فیض الحسن گنگوہی مطبوع ہے، اور کتب العلمیۃ بیروت (1423) ہجری میں چھپی جس کا ترجمہ اور تحقیق عبداللہ محمدالخلیلی کا ہے، اوریہ کتاب دارالغرب الاسلامی نے محمداکرم ندوی کی تحقیق سے (1422) ہجری میں طبع کی.

کتاب کی شروحات :

1- شرح مولی محمد بن الحسن الخوارزمی متوفی (781ھ).

2- حصول الحواشی علی اصول الشاشی تالیف حسن ابوالحسن بن محمدالسنبھلی الہندی طبع بمبئی نولکشر (1302ھ).

3- عمدۃ الحواشی تالیف مولی محمد فیض الحسن گنگوہی یہ اصول شاشی کے ساتھ مطبوع ہے.

4- تسہیل اصول الشاشی تالیف شیخ محمدانوربدخشانی طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ کراچی طبع اول (1412ھ) یہ تسہیل اسطنبولم میں تصویر بھی کی گئی ہے.

دیکھیں : اصول شاشی کامقدمہ لشیخ خلیل المیس.

دوم :

کلمہ "حکمیات "جومشارالیہ مضمون میں وارد ہے اوراصول شاشی کے علاوہ احناف کی دوسری کتب میں بھی ہے اس کا معنی یہ ہے :

عقدوغیرہ مثلاشادی، اورطلاق، اور بیوع، یہ وہ ہیں جوزبان سے قول کے ساتھ بن سکے، اوریہ وہ معنوي اشیاء ہیں جوان کے ہاں حسی اشیاء کے مقابلہ میں ہوں، اورحسیہ وہ ہیں جوجوارع (یعنی ہاتھ وغیرہ) کے ساتھ افعال ہوں مثلازدکوب کرنا اورذبح کرنا.....

ذیل میں ہم ان کی کتب سے اس طرح کی عبارتیں پیش کرتے ہیں جو ان کی کلام اور شرح پر مشتمل ہیں جو اس کلمہ کا معنی اور مقصود واضح کرتی ہیں :

1-عثمان بن علی زیلعی حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اور اگر قسم اٹھانے والا طلاق اور شادی اور دوسری حکمیات میں یہ کہے : نویت لا اتکلم بہ، ولا الی بنفسی : صدق دیانۃ لا قضاء.

بخلاف بکری ذبح کرنے اور غلام کو مارنے میں یہ کہے : نویت ان لا الی بنفسی حیث یصدق دیانۃ وقضاء.

دیکھیں : تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق (148/3).

2-اور رحمہ اللہ کہتے ہیں :

پھر یہ اشیاء اقوال میں حجر یعنی ترک کرنا واجب کرتے ہیں افعال میں نہیں؛ کیونکہ حجر حکمیات میں ہے حسیات میں نہیں، اور قول کا نفوذ حکمی ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ قول رد بھی ہوتا ہے اور قبول بھی، لیکن فعل حسی ہے جب واقع ہو تو اس کا رد کرنا ممکن نہیں، اس لیے اس میں حجر کا تصور بھی نہیں ہو سکتا.

دیکھیں : تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق (191/5).

اس سے اصول شاشی کی عبارت کا معنی واضح ہو جاتا ہے کہ اس سے حکمیات میں بیوع مراد ہے، جبکہ انہوں نے کہا ہے : اس کی مثال حکمیات میں ہم نے جو کہا ہے : جب بیع میں بولے تو یہ ملک اور علاقے میں غالب نقدی پر ہو گا، اور یہ تاویل کے طریقہ سے ہے، اور اگر کئی قسم کی نقدی اور کرنسی ہو تو ہم نے جو ذکر کیا ہے اس کی وجہ سے بیع فاسد ہو جائیگی، اور قروء کو حیض پر محمول کیا ہے انتہیٰ

انہوں نے حکمیات کی مثال بیوع پر دی ہے، اور یہ واضح ہے جب ان کی شادی اور طلاق پر مثال معلوم ہو گئی اور وہ یہ کہ اس لفظ سے قولی اور معنوي عقود اور معاہدے مراد ہیں.

واللہ اعلم.